

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۱) — مطبوعہ ۵ اگست ۱۸۹۸ء بروز جمعہ — جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

اعلان عام کے جو ڈاکٹر شایق صاحب کیطرف سے شائع ہوا پڑھنے سے معلوم ہوا کہ وہ آجکل ہندوستان میں پھر وارد ہوئے ہیں۔ ہماری اُن سے درخواست ہے کہ وہ اُسکی نظر ثانی کر کے ایک دوسری ایڈیشن نکالیں۔ موجودہ ایڈیشن کا چھاپا اچھا نہیں ہے۔ ہاں اگر پنجاب ریلجس ٹرکٹ سوسائٹی اُسکی اشاعت کا ذمہ اُٹھا دے تو سب سے بڑھکر پبلک استفادہ متصور ہے۔ یہہ بے نظیر کتاب جلی قلم سے لکھنے کے لائق ہے۔ مصنف صاحب نے اِس کتاب کے لکھنے سے پبلک پر ایک بڑا احسان کیا ہے۔ ایکطرف نو قادیان کا مُلا پتھر پر سر مار مار کر بڑی منہہ زوری اور دریدہ دہنی سے اپنے جھوٹے الہام کے پردہ میں صلیب شکنی کے توڑنے پر آمادہ گویا آفتاب صداقت پر تھوک رہا تھا اور دوسری طرف اچانک اِس کتاب کا پردۂ غیب سے نکل پڑنے پر ایک پہاڑ کا پہاڑ اسلامی دنیا میں ٹوٹ پڑا۔ طرفہ تر یہہ کہ مخالفین دین عیسوی تو محض افترا اور جھوٹے بہتان سے کام لیں اور اِس کتاب کا مصنف محمد صاحب کی سرگذشت میں اُن تواریخی واقعات کو پیش کرے کہ جن سے محمدیوں کو ہرگز گریز نہیں ہو سکتا۔ سچ ہے تاریکی کا تسلط چندروزہ ہے۔ مرزا قادیانی نے جو کچھ انجام آتھم میں زہر اُگلا اور گالیاں دی ہیں اُن سے کچھ مدت تک وہ کوتاہ بین اور جاہل لوگ جو نور نگیوں کی تلاش میں رہتے اور سر جاتی دار ظرافت کے پیچھے لگے رہتے ہیں گمراہ رہیں گے مگر ظلمت کا تسلط مدام نہیں ہے۔ مرزا کو لفاظی دریا بہانا آتا ہے اور آپ کی قلم مطلق العنان ہے۔ مگر یاد رہے کہ نہ آپ کی قلم ہمیشہ چلے گی اور نہ آپ کی زبان جاری رہے گی۔ آخر وہی کچھوا اور خرگوش کی دوڑ میں مقدم الذکر ہی آگے نکل جاوے گا۔ اور وہ ظلمت اور اندھیرا جو آپ پھیلا گئے ہونگے رفتہ رفتہ اُن جُہلا کی آنکھوں سے رفع ہوتے ہوتے بالکل مٹ جاویگا اور صداقت کی روشنی پھر نمودار ہووے گی۔ اگر پیشگوئی ہے تو یہہ ہے جسکو استقرائے حجت مطلق برطرف نہیں کر سکتی۔ آپ نے جو شیوہ اختیار کیا ہے اُس کی غرض صرف اپنی شہرت پھیلانے کا ہے۔ آپ نے انجام آتھم میں جو دُرفشانی اُردو۔ فارسی۔ اور عربی میں کی ہے اِس امر کی شاہد ہے کہ آپ اپنی شہرت چاہتے ہیں۔ کہاوت ہے کہ آنکھ اپنے کو نہیں دیکھ سکتی جب تک کہ شیشہ سامنے نہ ہو۔ یہی حال آپ کا ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے نہانی اغراض و مقاصد اور آپ کی شطرنجی چالیں آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں دیکھ رہا مگر واقعی خود آپ نہیں دیکھ رہے ہیں اور سب دیکھ رہے ہیں۔ ہم آپ کو صلاح دیتے ہیں کہ اے مرزا پہلے اپنے کو پہچان اور پھر دوسرے کی پوچھ؛

سپین اور امریکہ کا جنگ خاتمہ پر ہے۔ امید ہے کہ جلد صلح کے شرایط فیصلہ پا جاویں گے۔ فرانسیسی سفیر کو امریکہ کی جانب سے جواب مل گیا ہے۔ سپین جس قدر اِس امر میں جلدی کرے اُسکے لئے بہتر ہے؛

نُورافشاںؔ

پادری- اے- ایچ- یونگ صاحب- ایم- اے- ایڈیٹر
پادری ایچ- گولکناتھ صاحب- پادری غلام مسیح صاحب- اسسٹنٹ
پادری طالب الدین صاحب- بی- اے- پادری پی سی اوپل صاحب } ایڈیٹرز

موجودہ طریق منادی قابل اصلاح

فی زمانہ ہند کا نورنگیوں کا زمانہ ہے جس میں بہت گل کھلتے ہیں اور مُرجھا جاتے ہیں اور پھر کھلتے ہیں اور مُرجھا جاتے ہیں- نئی روشنی نے قدیم اعتقادات پر کچھ تو رخنہ عظیم پیدا کیا ہے اور کچھ اُن خیالات میں لوگ ایسے اُلجھے ہوئے ہیں اور اُن کے رگ وریشہ میں ایسے جذب ہیں کہ اُن کی قید اور پابندی سے رہا ہونا بھی گوارا نہیں کرتے- اِس کشمکش کی حالت میں ایک ایسا عالم مایوسی ہند میں طاری ہوا ہے کہ جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھو عوام الناس میں بے باکی روحانی لاعلمی لاپرواہی اور لامذہبی پائی جاتی ہے- اور دنیاداری اور نفس پرستی اور خود غرضی میں ایسے محو ہیں کہ عاقبت کا مطلق اندیشہ اور فکر نہیں- اُن کے دل مذہب کی طرف اُوچاٹ نظر آتے ہیں- لفظ مذہب سے ہمارا یہہ مفہوم ہے کہ انسان عاقبت اندیش- خداترس اور دعا کا بندہ ہو- ہندوستان میں آج کل لامذہبی پھیلی ہوئی ہے- جس کا نتیجہ زناکاری شراب خوری- اور خود غرضی کا بازار گرم ہے- اِس کا تدارک شافیہ ہمارا موجودہ طریق منادی نہیں کر رہا ہے لہٰذا ہمارا یہہ فرض ہوا کہ ہم اِس کا کچھ چرچہ کریں- ہم امید کرتے ہیں کہ دیگر اصحاب جن کی نظر سے یہہ مضمون بعنوان بالا گذرے وہ بھی کچھ تکلیف گوارا کر کے اِس پر کچھ اعادہ فرماویں اور امر مطلوبہ میں نیک نیتی اور خیرخواہی اور صلاح اور فلاح مدِنظر رکھیں- اب ہم اپنے مضمون کی طرف مخاطب ہوتے ہیں-

اوّل- موجودہ دستور منادی کا جو بازاروں میں جاری ہے اِس میں مناد کسی شاہراہ عام پر کھڑا ہو کر ایک صدا کا کام دیتا ہے- بازار کی منادی میں ایک ہی قسم کے لوگ نہیں ہوتے اور وہی لوگ نہیں ہوتے جو روز روز کلام خدا سُنتے ہیں بلکہ مختلف اور متفرق لوگ ہوتے ہیں اِس میں شک وشبہ نہیں کہ بازاری منادی کے ذریعہ اشاعت اور تلقین کا کام خاطرخواہ ہوا ہے اور منادوں کی ساعی جمیلہ سے بہت کچھ پھل بھی پیدا ہوا ہے مگر اب زمانہ نے کچھ اور ہی رنگ پکڑا ہے جس کے مقابلہ میں یہہ بدستور پُرانہ طریق منادی بطور ایک تقویم پارینہ متصور ہے اور ایک دستور ہی دستور رہگیا ہے- اب تہذیب اور نئی تعلیم کی شعائیں جابجا پھیل گئی ہیں- لوگوں کے خیالات میں وسعت واقع ہوئی ہے اور ذرائع بیان میں یعنے ملک کی اصطلاحات اور زبان کے پیرایہ میں بخوبی ادا ہو رہے ہیں- مگر ہمارے مسیحی مناد عموماً خیالات کی قید اور زبان کی ادائگی میں وہیں کے نہیں ہیں- بعض تو اپنی بول چال میں مشنری صاحبان کی تقلید کرتے ہیں اور ملک کی مروجہ زبان سے بہت کم تصرف کیا ہے اور بعض مُلا کی دَوڑ مسجد تک سے زیادہ ترقی کرتے نظر آتے ہی نہیں بلکہ اُن کی بول چال میں ایک قسم کا اجنبی پن اور غیرمانوسیت پائی جاتی ہے اِسی سلئے دیگر وجوہ میں ایک یہہ وجہ بھی ہے کہ بازار کی منادی میں کم دلچسپی نظر آنے لگی ہے اور لوگ کلام کی طرف کم توجہ دیتے ہیں- اُن کے توسیع خیالات کے مطابق مسیحی مضامین ادا نہیں ہوتے اور شاید اِسی وجہ سے بھی لوگ بدظن ہوتے جاتے ہیں اور بالکل منادی میں نہیں ٹھہرتے- ہاں! ہم پولوس رسول کے اُس اصول کو بھی مدِنظر رکھتے ہیں کہ خدا کی حکمت کا تصرح انسانی حکمت کے لُبھانے والی باتوں سے نہیں- مگر یاد رہے غیراقوام کے منتخبہ رسول کے خطوط اِس امر کے ثبوت ہیں کہ اُس کے معلومات وسعت اور تصرف کلام کس درجہ کے تھے- وہ اہلیان یہود اور یونان اور روم میں کچھ حقیر نہیں گنا جاتا تھا- بلکہ رومی حاکم کا یہہ قول کہ پولوس تجھے بہت علم نے سودا بنا دیا ہے ہمارے بیان کی زیادہ تصدیق ہے- علاوہ دیگر خطوط کا مقابلہ جب عبرانی کے خط سے کیا جاتا ہے تو طرز بیان میں قرنتیوں کا پولوس عبرانیوں کا پولوس نظر نہیں آتا- مگر مُفسروں میں اِس امر پر عموماً اتفاق ہے کہ غیراقوام کے رسول کا تصرف علم اور تصرف کلام کاملیت تامہ رکھتا تھا- پھر اپلوس اور دیگر اشخاص کی فصاحت کا ذکر ہے- بلکہ حضرت موسیٰ کو بھی- حتیٰ کہ غیرقوموں اور مصر کے علوم میں اُس کو کامل دستگاہ حاصل تھی- اپنے خیالات کے ادا کرنے میں ہاروں کی ضرورت پڑی- پنتکُست کے روز ہم رسولوں کے اعمال نامہ میں پڑھتے ہیں کہ وہ تمام روح قدس سے بھر گئے اور غیرزبانیں جیسے روح سے اُنہیں بولنے کی قدرت بخشی بولنے لگے- انکو بولنے کی قدرت بخشی گئی اور لوگ اُن کے کلام پر غور سے متوجہ ہوئے- علیٰ ہٰذالقیاس ہندوستان میں بھی یہہ حاجت محسوس ہو رہی ہے کہ مسیحی خیالات موجودہ زمانہ کی رفتار کے موافق ادا ہوں- اب پُرانی وضع کے بوسیدہ اور دقیانوسی خیال والے اور کلام میں کم لہ رکھنے والے منادوں کی ضرورت نہیں رہی ہے بلکہ ایسوں کی ضرورت ہے جو اپنے معلومات اور کلام میں وسعت نظر اور زبردست ہوں بلکہ پوری دسترس رکھتے ہوں- اور شہسواری کا کام دے سکیں ؞

دوم - بازاری منادی جس بے مزگی سے ہوتی ہے اُس سے لوگوں کے ساتھ کچھ رسائی پیدا نہیں ہوتی ہے جو خاص اِس منادی کا مقصد ہے - اوّل تو بلا سوچے اور سمجھے بے سود حملے غیر مذاہب کی بیہودگیوں پر کئے جاتے ہیں اور کلام سُنانے میں اُن کے دماغوں کو عموماً چھیڑا جاتا ہے مگر دل کے جذبات کی طرف کم مخاطب ہوتے ہیں - محبت تو ایک تفاوت ازلی والے اور ربانی کو بھی غلام بنا لیتی ہے مگر ہمارے مناد اِس اوزار کو کم استعمال کرتے ہیں - اِس لئے اُن کی لوگوں سے کم رسائی ہے - پھر یہہ بازاری منادی ایک روزمرہ کا لین دین کا سودا ہو گیا ہے ہر ایک مناد نے اپنا فرض جانکر اِس کو ادا کیا ہے اور وہ بھی پُرانے فیشن پر اور زاں بعد کچھ خبر نہ لی - یہہ اِس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ اب مشنری صاحبان اور اُن کے مددگاران لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہتے ہیں اور کوئی ربط ضبط لوگوں سے نہیں رکھتے اور نہ لوگ اُن سے رکھتے ہیں - ہاں دقتیں بھی ہیں - اِس ملک کے لوگوں کی طرز معاشرت میں بہت کچھ رسوم اور ذات پات کی پابندیاں ہیں جو کھلم کھلا ارتباط کے مانع ہیں مگر ہم اِس بات پر زور دے رہے ہیں کہ منادوں کی جہاں منادی ختم ہوئی بس واں ہو چکی نماز مصلے اُٹھائیے - اُس کے بعد لوگوں کا کچھ پیچھا نہیں کیا جاتا اور نہ اُن کے ساتھ کچھ رسوخ پیدا کیا جاتا ہے - اِس میں البتہ tact دور اندیشی - خلوص دل - نیک نیتی اور خیر خواہی مخاطب بکار ہے - ہم کو اب ایسے منادوں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے جو ذی قدر ہونے کے علاوہ یونانی میں یونانی - بربری میں بربری اور یہودی میں یہودی ہو سکیں -

سوم - بعض اِس قسم کے مناد مشاہدہ میں آتے ہیں جنہوں نے نہ تو کسی مدرسہ علم الٰہی میں تعلیم پائی ہے اور نہ مسیحی مذہب کے مسائل کو پوری طرح ذہن نشین کیا ہے - وہ بہت کچھ بدعت پھیلا رہے ہیں - اور اُن کی زبان مطلق العنان ہوتی ہے - اُن کا کلام نہ صرف غیر متاثر ہے بلکہ مخالف کو گنجائش رخنہ اندازی کا اور مسیحی مذہب کا مضحکہ اُڑانے کا دیتا ہے -

چہارم - بعض تعلیم یافتہ منادوں کا کلام اخلاقی ہوتا ہے جو سامعین کے عین حسب منشا ہوتا ہے مگر وہ تعلیم مسیحی مذہب کی طرف اُن کو نہیں کھینچتی - مسیح مصلوب کی تعلیم جو ہم اپنے خلوت خانوں میں اور گھٹنوں پر ہی سیکھ سکتے ہیں منادوں کے منہہ سے مخاطب سامعین ہو کر نہیں نکلتی - وہ لوگوں کی عقل کو مخاطب کرتے ہیں مگر دل کو مخاطب نہیں کرتے - اَو تھکے ماندو میرے پاس آؤ - کیا تم چنگا ہونا چاہتے ہو - آؤ! آؤ! لو! لو! یہہ مخاطب کلام کم سُنا جاتا ہے -

وہ معلمان جو طلبا علم الٰہی کو تعلم کرتے ہیں وہ خود ملک کی زبان کی اصطلاحات سے واقف نہیں ہیں - اُن کے درس سے اصول مذہب کی صحت تو ضرور ہوتی ہے مگر صحت لفظی مطلق نہیں ہوتی ہے -

پنجم - اب زمانہ بالخصوص ذاتی یا شخصی کام کرنیکا آگیا ہے - اِس کام کے لیئے تو اوّل مشنری صاحبان خود لائق ہیں - اُن کے معلومات وسیع ہیں - وہ مہذب شائستہ - اور مؤدب ہیں - اُن میں یہہ مادہ ہے کہ اپنے نیک اثر کا سکہ اوروں پر جما سکیں - مگر وہ اپنے سٹیشنوں کے کاموں میں ایسے پابند ہو گئے ہیں کہ مشکل سے اِس کام کے لئے فرصت پیدا کرتے ہیں - باقی رہے ہندوستانی مناد - وہ عموماً اِس حیثیت کے نہیں ہوتے کہ اُن کا رُعب لوگوں میں جم جاوے - اور نہ اُنہوں نے کسی علمی مدرسہ میں یہہ سیکھا ہے کہ لوگوں کے ساتھ رسوخ کس طرح پیدا کریں - اب ایسے منادوں کی ضرورت ہے جو ذی قدر اور صاحب اعزاز ہوں - تعلیم یافتہ ہوں - مؤدب ہوں - شائستہ اور مہذب ہوں - اور بالخصوص روحانی ہوں - موجودہ زمانہ میں نیک نمونہ کی پکار ہو رہی ہے اور نیک نمونہ کا جوہر تب ہی ظاہر ہو سکتا ہے جبکہ ایسے منادوں کا سابقہ لوگوں سے پڑے گا - اگر لوگ ہم سے بدظن ہیں تو یاد رکھو کہ ہم بھی اُن سے بدظن ہیں - لوگوں کا آج کل رونا یہہ ہے کہ عیسائی مغرور ہوتے ہیں - اور اداب معاشرت سے ناآشنا ہیں ہمارا مضمون طول پکڑ گیا ہے لہذا قلم اُٹھاتے ہیں مگر مکرر کہتے ہیں کہ آج کل کی لامذہبی کے دور کرنے کے لئے ہم کو مناسب ہے کہ ہم اپنا پرتال کریں - اور خدا سے دعا کریں کہ وہ قابل قدر مناد ہمارے لئے اُٹھاوے جن کے پُر نور روحانی اور آگ والی زبان کے سامنے تمام ظلمت دور ہو اور تمام الباطل خس و خاشاک ایک راکھ کا ڈھیر ہو جاوے ٭

مُراسلات

برہم چاری

برہم چاری لوگ گری - پوری وغیرہ دس نامیوں کے کوئی خطاب نہیں لیتے ہیں - اِس لئے اُن کو دس نامیوں میں شامل کرنا مناسب نہیں - شنکراچارج نے جو چار مٹھ قایم کئے تھے اُن چار مٹھوں کے چار ہی قسم کے برہم چاری مقرر ہیں - جنوبی مٹھ کا برہم چاری چیتن شمال کا آنند مشرق کا پرکاش - اور مغرب کا سوروپ

برہم چاری ہیں سو جب کوئی برہمچاری بنتا ہو تب اُن ہی خطابوں میں سے کسی کو اختیار کر لیتا ہو۔

منوسمرتی میں برہمن کی زندگی کو چار حصّے میں تقسیم کیا گیا ہو اُس کے پہلے حصّہ کو برہم چاریہ کہا جاتا ہو۔ آٹھ برس کی عمر میں جنیو ڈالنے کے بعد برہمن کا لڑکا گرو کے گھر بھیجا جاتا تھا۔ جب تک وہاں رہکر وہ وید وغیرہ پڑہتا تھا تب تک اُس کو برہم چاری کہا جاتا تھا لیکن ہم جن برہم چاری کا ذکر کرینگے یہہ وہ برہم چاری نہیں ہو بلکہ اِس زمانہ میں اِس قسم کے برہم چاری بننے کی ممانعت ہو۔ اِس زمانہ کے برہم چاری کے لئے بھگوین کپڑے پہننے کا۔ پھل پھلواڑی کھانے کا۔ ناخن اور بال رکھنے کا۔ ہاتھ میں ترسول رکھنے کا اور کان میں ایک قسم کے بالے ڈالنے کا حکم ہو۔ (دیکھو زبان تنتر)

تنتر کے مطابق گرہستی اور فقیر دونوں ہی برہم چاری ہو سکتے ہیں۔ گرہستی کے لئے ہر وقت عورت سے صحبت کرنا بھی جائز ہو۔

برہم چاریوں میں بھی کلاچاری اور پشواچاری دو فرقے ہیں۔ اُن میں بعض تنتر کے مطابق شراب وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں اور بعض نہیں کرتے۔

جوگی

اِس زمانہ میں جوگی لوگ بھی شیو فرقہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ لیکن جوگ سادھن قدامت سے ہندوؤں میں رائج تھا۔ پتنجلی کی جوگ فلسفی میں جوگ کا بیان ہو۔ زمانہ حال کے جوگ کے بیانات خاصکر تین کتابوں میں ہیں

اوّل۔ ہٹ پردیپکا (Hath Pradipika)

دوئم۔ داتواترائے سنگھیتا (Duttatreya Sanhita)

سوئم۔ گورکش سنگھیتا (Goraksha Sanhita) اِن کتابوں کے مطابق جوگ کے آٹھ انگ یعنے حصّے ہیں (۱) یم (Yama) (۲) نیم (Niyama) (۳) آسن (Asana) (۴) پرانایم (Pranayama) (۵) پرتیاہار (Pratyahara) (۶) دھارنا (Dharana) (۷) دھیان (Dhyana) (۸) سمادھی (Samadhi)

ذیل میں ہم کچھ مفصل بیان کرینگے۔

(۱) یم۔ لفظ یم کے معنے پرہیزگاری کے ہیں اِس میں اہنسا۔ سچائی۔ رحم۔ معافی۔ دیانتداری وغیرہ دس بات کا ذکر ہو۔

(۲) نیم۔ اِس میں تپسیا۔ سنتوکھ۔ دان۔ دیو پوجا وغیرہ دس بات کا ذکر ہو۔ جوگیوں کے کھانے پینے کے بارہ میں سخت پرہیزگاری کرنے کا حکم ہو۔ اِن کے لئے زیادہ کھانا۔ شراب۔ گوشت۔ مچھلی وغیرہ کے استعمال اور ترش۔ نمکین۔ کوڑی وغیرہ چیزوں کے برتنے کی بھی ممانعت ہو۔ جَو۔ گیہوں۔ چاول۔ دودھ اور شہد اُن کے لئے بڑی عمدہ خوراک ہیں۔ اِن کے لئے عورت سے صحبت کرنا بھی مناسب نہیں ہو۔

(۳) آسن۔ جہاں کسی طرح کی دقّت نہیں تو ایسی اکانت جگہہ میں جوگ سادھن کرنے کا حکم ہو۔ جوگ سادھن میں مختلف طریقوں سے بیٹھنے کا ذکر ہو اور اُن کو آسن کہتے ہیں۔ جوگ ساشتر کے مطابق آسن چوراسی قسم کے ہیں لیکن اِن میں سے پدم آسن کا اکثر رواج ہو اور اسی آسن کو سب سے اچھا کہا گیا ہو۔ پدم آسن کا یہہ طریقہ ہو۔ کہ اپنی بائیں ران پر دایاں پاؤں رکھو اور دائیں ران پر بایاں پاؤں رکھو پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو کمر کے پیچھے سے گذار کر پیروں کے انگوٹھے پکڑ لو۔ اور چھاتی کے ساتھ اپنی ٹھوڑی کو لگاؤ اور ناک کی نوک کو تکتے رہو۔ جو اِس قسم کے آسن کرتے ہیں اُن کی سب بیماری دور ہوتی ہو۔ دیکھو گورکش سنگھیتا۔

(۴) پرانایم۔ مذکورہ بالا آسن پر بیٹھ کر پھر پرانایم کا ذکر ہو۔ یعنے ناک سے دم لیکر ہوا کو دیر تک اندر رکھ کر اُسکو نکالدے اُس کے بھی مختلف طریقوں کے بیان ہیں۔ پہلے پہلے پرانایم کے ربط کے وقت صرف دودھ اور پانی پیکر رہنا پڑتا ہو۔ پرانایم کے تین حصّہ ہیں۔ ریچک پورک۔ کمبھک۔ ہوا کو ناک سے اندر لینے کو پورک کہتے ہیں۔ اور اُس کو دیر تک اندر رکھنے کو کمبھک اور اُسکو چھوڑنے یا نکال دینے کو ریچک کہتے ہیں۔ جیسے غبارہ (Balloon) میں ہوا بھری جاتی ہو اور اُس ہوا کے ذریعہ وہ غبارہ اُوپر چڑھ جاتا ہو ویسا ہی لوگ کمبھک کرتے ہوئے اُوپر چڑھ سکتے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہہ بات کس قدر سچ ہو ایک مدرس جوگی کا بیان ہو جس کو بعض انگریزوں نے بھی دیکھا ہو کہ وہ اِس طرح اپنے آسن کو چھوڑکر اُوپر کی طرف چڑھ جاتا تھا۔ ایک لکڑی کی تپائی کے اُوپر ایک پیتل کا ڈنڈا گاڑا ہوا تھا اُس ڈنڈے کے اُوپر ایک اور مولی سی چیز جس کے اُوپر مرگ چھالا لپٹی ہوئی ہوتی تھی وہ لگا ہوا تھا۔ جوگی راج اِس مرگ چھالا کے اُوپر اپنا دہنا ہاتھ رکھ کر جھولتا تھا اور آنکھ کو کسیقدر بند کر کے جپتا تھا۔ لیکن اُن کے چڑھتے اور اُترتے وقت اُس کے چیلے اُس کو کمبل سے ڈھانپ دیتے تھے# جب کہ پیتل کے ڈنڈے اور مرگ چھالا کی اُن کو ضرورت ہوتی تھی تو ضرور اُس میں کچھ نہ کچھ ایسا راز ہو جیسا کہ بازیگر کیا کرتے ہیں۔

جوگی لوگ کہتے ہیں کہ پرانایم سے اِنکا بدن ہلکا ہو جاتا ہو اور تندرستی رہتی ہو یہہ لوگ اور بھی کئی ایک بات کا ربط کرتے ہیں۔ ۱۵ ہاتھ لمبا اور ۴ انگشت چوڑا کپڑا اپنے

The Saturday Magazine, Vol. I P. 28 Quoted by A. K. Dutt in his Religious Sects of the Hindus.

ترکر کے لیکر نگل جاتے ہیں اور پھر اُس کو نکال دیتے ہیں اُس کو وے لوگ دھوتی کرم کہتے ہیں۔ یعنے اُس کے ذریعہ سے وہ اندر کی سب چیزوں یعنے آنتڑی وغیرہ کو دھو ڈالتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اس کرم سے کھانسی تلی۔ کوڑھ وغیرہ بیسیوں بیماریاں رفع ہوتی ہیں دیکھو ہٹ پردیپکا +

اسی طرح ایک دھاگا لیکر ناک میں ڈالتے اور منہہ سے نکالتے ہیں اُس کو نتی کرم کہتے ہیں اسی طرح اور کئی ایک جسمانی ورزش کرتے ہیں +

(۵) پرتیاہر۔ کمبھک کرتے وقت اپنے حواسوں کو اُن کے قدرتی کاموں سے روکنے کا نام پرتیاہر ہے۔ جوگیوں میں نشٹھ چکر بھید نام ایک سادھن ہے ہم اس کا بیان آگے کریں گے +

(۶) دھارنا۔ جسم کے اندر خاص خاص جگہہ میں ہوا کا روکنا دھارنا ہے۔ دھارنا پانچ قسم کے ہیں۔ (۱) پرتھوی دھارنا۔ جب ہوا ناف کے نیچے پکڑی جائے۔ (۲) امبھسی دھارنا۔ جب ہوا ناف میں پکڑی جائے۔ (۳) اگنی دھارنا۔ جب ہوا ناف کے اُوپر پکڑی جائے۔ (۴) بائیوی۔ جب ہوا چھاتی میں پکڑی جائے۔ (۵) نیو دھرنا جب سر کے اندر ہوا پکڑی جائے +

جوگیوں کا یہہ خیال ہے کہ جو پرتھوی دھارنا میں کامل ہے سو پرتھوی یعنے زمین پر نہیں مر سکتا۔ امبھس دھارنا کی کاملیت سے پانی میں موت نہیں ہو سکتی۔ اگنی دھارنا سے جسم آگ میں نہیں جل سکتا۔ اور بائیوی دھارنا سے کوئی ڈر نہیں رہتا اور نیو دھارنا سے اُس کو موت ہی نہیں آسکتی +

(۷) دھیان۔ جوگ ساشتر کے مطابق دھیان دو قسم کے ہیں۔ اوّل۔ ساگون یعنے ساکار دیو۔ دیوی کے دھیان۔ دوم۔ نرگون یعنے نراکار برہم کا دھیان +

(۸) سمادھی دھیان جب کامل ہوتا ہے تب سمادھی شروع ہوتی ہے۔ سمادھی ایک قسم کی بیہوشی (trance) کی حالت ہے۔ جوگی لوگوں کا یہہ خیال ہے کہ سمادھی میں کامل ہونے سے اپنی موت یا زندگی اُن کے اختیار میں ہوجاتی ہے۔ اگر وہ اِس جسم کو چھوڑنا چاہے تو اس وقت پھر برہم میں جا کے مل جاتے ہیں۔ اگر زندہ رہنا چاہے تو وہ ہر طرح کے جسمانی آرام اور بھوگ کو حاصل کر سکتے ہیں۔ آٹھہ قسم کے جسمانی اختیار اُن کو ملتے ہیں +

(۱) وہ اپنے آپ کو ایک ذرہ جتنا چھوٹا کر سکتے ہیں۔
(۲) اپنے کو جیسا چاہیں ہلکا کر سکتے ہیں۔
(۳) جہاں چاہیں جا سکتے ہیں۔
(۴) جو خواہش ہو اُس کو پورا کر سکتے ہیں۔
(۵) اپنے جسم کو جتنا چاہیں بڑھا سکتے ہیں۔
(۶) جسکو چاہیں اُسپر حکومت کر سکتے ہیں۔
(۷) جسکو چاہے اپنے قابو میں کر لے سکتے ہیں۔
(۸) اپنے ہر ایک ارادہ کو پورا کر سکتے ہیں +

الراقـــــــم

بی۔ بی۔ رائے

پیارے نورافشاں

میں نے نورافشاں اور مسیحی میں بہت دنوں سے یہہ مضمون دیکھا جو صالح صاحب اور دیگر احباب دیسی کلیسیا اور مشنری انگریز صاحبان کے بارے میں لکھتے ہیں بہت دفعہ دل میں جوش آیا کہ میں بھی اپنی بے وقوفی دکھاؤں پر اپنی بے علمی اور کم واقفیت کے سبب دل ہی دل میں جوش کو ضبط کرتا رہا پر آج میں اپنے کو ضبط نہ کر سکا +

میں نہیں سمجھتا کہ دیسی عیسائیوں میں جو جو کمزوریاں اور بے ایمانیاں اور سُستیاں اور ایمان کی کمتیاں ہیں وہ سب انگریز مشنریوں کے ہی باعث سے ہیں اور دیسی کلیسیا کی بُری حالت کا باعث صرف انگریز مشنری ہی ہیں۔

مسیحی کلیسیا کا کون سا زمانہ ہے کہ جس میں سبھوں نے بپتسمہ پایا پاک اور نیک اور راست باز اور حقیقی مسیحی سب کے سب ہو گئے۔ اور مسیحی کلیسیا کا کونسا زمانہ ہے کہ جس میں سب مشنری خداوند مسیح کی مانند تھے جن میں کوئی غلطی نہ تھی کوئی قصور نہ تھا کوئی عیب نہ تھا بیشک ایسے مسیحی اور ایسے مشنری آسمان پر ہونگے جن میں نورانی ستاروں کی مانند چمک ہوگی۔

یہاں تو نیک اور بد بھلی اور بُری مچھلیاں گیہوں اور کڑوے دانے ملے جلے ہونگے اِس کا قصور بیچارے انگریز مشنریوں پر نہ لگاؤ۔

بھیّا اُن کی یعنے انگریزی مشنریوں کی ناشکری نہ کرو۔ مشنری صاحبان ہمارے لئے خدا کا کلام انجیل لیکے ہمارے پاس آئے اور نیک نیتی سے آئے ہیں ہمارے بچوں کے لئے کالج بنائے اور لڑکیوں کے لئے سکول بنائے ہمارے یتیموں کے لئے یتیم خانے بنائے ہمارے عیسائی بچوں کے لئے بورڈنگ بنائے ڈیوٹی سکول بنائے اور بھوکھوں کیلئے اپنے ملک سے روپیہ بھی لائے

میں اِس بات سے انکار نہیں کرتا بہت مشنریوں نے گھاس پھوس کے ردے لگا کر مسیح جو کلیسیا کی بنیاد ہے اُسپر ایسی عمارت بھی بنائی جو مٹی اور گھاس پھوس کے ردے لگا کر ایک ظاہری کلیسیا بنائی تو بھی میں اقرار کرتا ہوں کہ ایسا نیک نیتی سے کیا اور شاید روپیہ کے نشے اور حکومت کے نشے اور انسانی کمزوری سے ایسا کیا اور سب سے زیادہ نقصان یا کمزوری مشنریوں کی طرف یہہ ہے کہ اُنہوں نے زیادہ بیکار اور سُست اور نکھٹو دیونکو

دریافت کرے تو مطلق جواب نہ دو نہ اقرار کرو نہ انکار اور صاف کہدو کہ "اگر آپ مجھ کو اِس کا مصنّف سمجھتے ہیں تو آپ کو معلوم ہو کہ میں اپنا نام چھپا چکا پس کس طرح آپ توقع رکھتے ہیں کہ میں اب اپنا نام بتلاؤنگا۔ اگر آپ مجھ کو مصنّف کا راز دار جانتے ہیں تو آپ کو سمجھنا چاہئے کہ میں کیونکر اپنے دوست کا راز فاش کرونگا۔ اور آخر بات یہہ ہو کہ آپ کو مجھ سے اس معاملہ میں کوئی سوال کرنے کا حق نہیں اور میں جواب دینا فرض نہیں سمجھتا"۔

ہمارا جواب

سید صاحب فرماتے ہیں "ازواج مطہرات کے حالات اور جو مختلف روائتیں اُن کی نسبت ہیں وہ سب کتب سیر و تواریخ میں مندرج ہیں۔ ہم بہت سی روائتوں کی نسبت بتا سکتے ہیں کہ محض غلط و نامعتبر ہیں" یہہ قول تو بہت سچا ہو پر کیا خوب ہوتا اگر سید صاحب کوئی اصول بتا دیتے جس کی بنا پر وہ "محض غلط و نامعتبر" روائتوں و حالات کا سُراغ لگاتے ہیں۔ معلوم ہو کہ "کتب سیر و تواریخ" مسلمانوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ جن کو ایمانداروں نے ازواج مطہرات کے فضائل و مناقب بیان کرنے کا وسیلہ ٹھہرایا ہو۔ یہہ کچھ معاصرین مخالفین کی تحریریں نہیں ہیں کہ اُن میں سوائے حسنِ ظن کے کسی اور شے کو دخل ہو سکے۔ ایمان داروں نے بڑی کوشش اور احتیاط سے ایسی روائتوں کو جن پر کسی طرح بھی زندیقی روائت ہونے کا احتمال ہو سکتا تھا مردود ٹھہرایا ہو اور وہ ہمیشہ حضرت اور اُنکے ازواج کے فضایل میں مبالغہ ہی کرنے کے عادی تھے پس فضایل کی روائتوں میں تو اِس قسم کے اصول درایت سے آپ "بہت سی روائتوں کی نسبت بتا سکتے ہیں کہ وہ محض غلط و نامعتبر ہیں" مگر اُن روائتوں کی نسبت جو ایمان داروں کی اغراضِ فضایل نویسی کے خلاف اُن کتابوں میں درج ہیں اور جن سے ہم استدلال کرتے ہیں آپ ایسا سخن نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ بطور شہادت مخالف کے متصور ہیں جو کسی طرح معرضِ ضبط و تحریر میں نہیں آسکتی تھیں تاوقتیکہ حق ہونے کی وجہ سے اُن سے انکار کرنا دشوار

مطبوعہ ۵ اگست ۱۹۰۲ء بروز

جو صریح شریعت اسلام کے خلاف تھی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کون سی معقول معذرت اِس امر میں کر سکتے ہیں۔

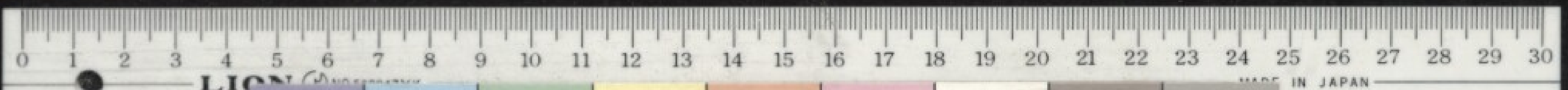
اب ہم آپ ہی کے اصول کے مطابق آنحضرت کی کثرت ازواجی پر اعتراض کرینگے آپ انبیا کو تین فضیلتوں کا محل قرار دیتے ہیں "انبیا میں ایسے اوصاف ہوتے ہیں جو اعلیٰ ترین بشر میں ہونا چاہئے اور وہ اوصاف تین قسم پر منقسم ہو سکتے ہیں"

"اوّل۔ ذات خاص انبیا علیہم السلام ہیں۔ مثل صداقت۔ نیکی۔ تمکین۔ وقار۔ خلق وغیرہ جس سے انسان اپنی قوم یا سوسائٹی میں معزز و مکرم۔ محترم گنا جاتا ہو"۔ اب جب تک آپ یہہ نہ قبول کرلیں کہ کثرت ازواجی اُن اوصاف میں سے ہو جو اعلیٰ ترین بشر میں ہونا چاہئے" اور یا کہ یہہ "صداقت۔ نیکی۔ تمکین۔ وقار۔ خلق وغیرہ" کی مد کوئی مبیّن علامت و دلیل ہو "جس سے انسان اپنی قوم یا سوسائٹی میں معزز و مکرم محترم گنا جاتا ہو" ہم اِس اوّل علامت کے اعتبار سے آنحضرت کے اخلاق پر حرف لاوینگے اور اِسی کی بنیاد پر اُن کی کثرت ازواجی پر پہلا اعتراض کر کے آپ کے حامیوں سے جواب طلب کرینگے۔

دوسری۔ فضیلت آپ بیان کرتے ہیں "انبیا ایسے افعال میں مبتلا نہیں ہوتے جو اُن کی قوم یا سوسائٹی میں معیوب اور باعث ذلت و حقارت ہوں" آنحضرت اپنی کثرت ازواجی کے سلسلہ میں ایسے ہی قبیح فعل کے مرتکب ہوئے جسکی برجستہ مثال ایک تو وہی ہو یعنے فرزند متبنّیٰ کی جورو سے نکاح جو لفظاً و حقیقتاً "اُن کی قوم یا سوسائٹی میں معیوب اور باعث ذلت و حقارت" تھا حضرت نے اپنے فرزند متبنّیٰ زید کی جورو کو اپنی جورو بنالیا۔

تیسری۔ فضیلت آپ بیان کرتے ہیں کہ "جن امور کو انبیا معصیت اور گناہ بتاتے ہیں اور لوگوں کو اُن سے ڈراتے ہیں خود اُن امور میں مبتلا نہ ہوئے ہوں جو قول ہو وہی فعل ہو ظاہر و باطن دونوں یکساں ہوں"۔

حضرت نے امت کو بتایا کہ چار سے زیادہ جوروان کرنا یا بے مہر جورو لینا معصیت و گناہ ہو۔ آپ نے اپنی کثرت ازواجی میں عین اِس کا خلاف کیا آپ کا قول و فعل مطابق نہ تھا۔



ہوگیا تھا اور اُن کو کافی شہرت بھی حاصل ہوچکی تھی جو اُن کی اُن کتابوں میں قلم بند ہوجانے کی محرک ہوئی۔ پس ایسی تمام روائتوں پر بغیر زیادہ قیل وقال کے حق و درست ہونے کا گمان کرلیا جاویگا تاوقتے کہ اُن کا خلاف اُن سے زیادہ معتبر روائتوں سے ثابت نہ کیا جاوے یا یہہ یقینی طور سے نہ بتلایا جاوے کہ اُن روائتوں کا ماخذ دشمنان اسلام وشارع اسلام ہیں۔

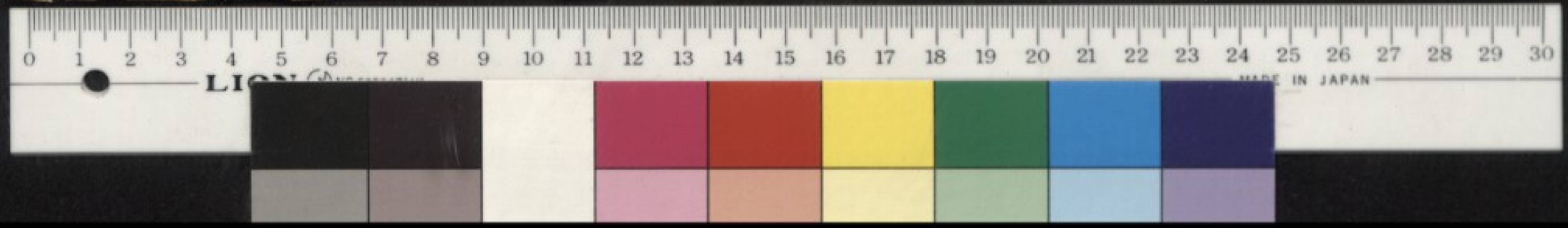
اِسی غلط خیال کی بنا پر سید صاحب تحکم کی راہ سے فرماتے ہیں اور یہہ اُن کی شان کے بالکل خلاف ہے جس سے اُن کے پہلو کا ضعف روشن ہوتا ہے کہ ”اُنکے سوا جو اور روائتیں ہیں اور جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی سے عقد کرنا اور کسی کو بغیر مفارت کے چھوڑ دینا یا کسی سے خطبہ یعنے منگنی کرنا وغیرہ بیان ہوا ہے اُن میں سے ایک روایت بھی اِس قابل نہیں کہ اُس پر پُورا اعتماد کیا جاوے کیونکہ اِن روائتوں کی صحت ثابت نہیں ہوتی“۔ ہم نے اِس قسم کی کچھ عورات کا مذکور فصل ششم میں کیا تھا۔ تعجب ہے کہ کتب سیر کے لکھنے والے ایسی عورات کا نام بتاویں اُن کے باپوں کا نام بتاویں اور اُن کے قبیلے کا نام بتاویں۔ حضرت کے ساتھ اُن کے تعلق کا پتا دیں انقطاع تعلق کا حال سُناویں سبب قطع تعلق سمجھاویں پھر اُن کے مابعد کے حالات بھی سُناویں اور سید صاحب یہہ کہنے کی جرأت کریں کہ خواہ مخواہ لوگوں کی بیٹیوں کو آنحضرت کے ساتھ لوگ بدنام کرکے حضرت کے اُوپر جھوٹا الزام لگاتے رہے یا بدتمیز نادان لوگوں نے ازواجِ حضرت کے حالات میں اُن کا نام درج کردیا دراصل وہ بادہوائی قصے ہیں ”اُس میں سے ایک روایت بھی اِس قابل نہیں کہ اُس پر پورا اعتماد کیا جاوے کیونکہ اِن روائتوں کی صحت ثابت نہیں“۔ اگر سید صاحب صرف اپنی عقل سے مشورہ لیتے تو بھی اُن کو معلوم ہوسکتا تھا کہ حضرت سے کثیر الازواج شخص کو اِس قسم کے حالات پیش آنا ایک ضروری امر تھا۔ کوئی قرینہ اِس کے برخلاف نہیں۔ پس آپ کا انکار بے معنے ہے۔ اور پھر سید صاحب اپنی تحکم کی کوئی دلیل نہیں بتاتے اِن کا اِنکار صرف ہمارے اعتراض سے بچنے کی خاطر ہے ورنہ مؤرخین

نے تو اُن روایات کی صحت کو تسلیم کیا ہے اور وہ اپنے تئیں ایسا بدشعور نہیں بنانا چاہتے کہ ایسی کُھلی ہوئی باتوں سے اِنکار کرجاویں چنانچہ عبدالحق محدث دہلوی کا قول ہم نمبر ۱ میں نقل کرچکے ہیں ”ایک جماعت نساراور ہیں بیس یا زیادہ (روضتہ الاحباب والاقیس بتاناہی) کہ بعض کے تئیں حضرت نے تزویج فرمایا زفاف نہیں کیا اور پیش از دخول مفارقت کی اور بعض کے تئیں خطبہ کیا اور خواستگاری کی ہے لیکن تزویج نہیں کیا اور بعض کے تئیں اُن سے تزویج کیا تخیر کے وقت حبالہ نکاح سے اِس جناب کے باہر گئیں“۔ اب صرف آپ کا یہہ کہدینا کہ ”اِن روائتوں کی صحت ثابت نہیں“ محض تحکم نہیں تو کیا ہے کیا آپ اپنے خیال و وہم کو دلیل و استنباط و تاریخ کے مقابل پیش کرسکتے ہیں؟

پھر سید صاحب فرماتے ہیں کہ ”اہل سیر تمام روائتوں کا خواہ وہ صحیح ثابت ہوں یا نہ ہوں اپنی کتاب میں جمع کردینا چاہتے ہیں اور اِس بات کی تنقیح کہ اُن میں سے کون سی صحیح وثابت ہے پڑھنے والے پر چھوڑتے ہیں“ دراصل کتاب لکھنے والا جو کچھ لکھتا ہے صحیح سمجھ کر لکھتا ہے دیدہ و دانستہ غلط روائتیں نہیں لکھا کرتا مگر ہاں پڑھنے والے کو شعور ضرور چاہئے چنانچہ ہم نے غلط وصحیح روایت کے علم کا قرینہ عرض کردیا ہے اور وہ آپ کی معذرت وحمایت کے صریح خلاف ہے۔ پس معترضین پر آپ کا اعتراض بیجا ہے انکا اعتراض آپ پر اور آپ کے عمل پر وارد ہوتا ہے۔

پھر سید صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت کی کثرت ازواج پر ”اعتراض کا یہودیوں یا عیسائیوں کی طرف سے ہونا تعجب انگیز ہے کیونکہ توریت یا صحف انبیا یا انجیل میں تعدد ازواج کا امتناع نہیں پایا جاتا“ قطع نظر اِس امر کے کہ خود سید صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ ”یہ ایک جواب الزامی ہے جو ہماری نگاہ میں چندو قعت نہیں رکھتا“ ہم اُن کے ہم خیالوں کو یاد دلایا چاہتے ہیں کہ اُس کا اصلی اور تحقیقی و تفصیلی جواب جو آپ کے تعجب کو مٹانے کے لئے کافی ہونا چاہئے ہم امہات المومنین میں عرض کرچکے ہیں۔ دیکھو فصل نہم دفعہ ششم سُنت انبیاء سابقین۔ پس دراصل ہمارا اعتراض مطلق کثرت ازواجی پر نہیں ہے بلکہ حضرت کی کثرت ازواجی پر

نور افشاں



دینی خبریں

ہند میں میتھوڈسٹ چرچ کے کام کا حال ذیل کے ہندسوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ

شریک کلیسیا	۳۱۰۹۶
امیدوار	۴۴۰۹۴
دیسی جماعت	۱۰۹۴۸۹
اسکول اعلیٰ و ادنیٰ	۱۲۵۹
طالب علم	۳۱۸۷۹
طالب علم سنڈے سکولوں میں	۸۳۲۲۹
تنخواہ پانے والے کارندے	۳۵۳۷
مردانہ پادری	۸۴
بے شادی عورتیں	۶۴
کانفرنس کے دیسی شرکار	۱۳۴
شمار بپتسمہ اندر دو سال	۲۹۳۹۶

شمالی و مشرقی افریقہ کے محمدیوں میں کم از کم ۸۶ مشنری کام کر رہے ہیں۔

اس سال میتھوڈسٹ کے جلسے دسہرہ کی تعطیلوں میں لکھنؤ میں منعقد ہونگے اُن کا انتظام بشپ جے۔ ایم تھوبرن صاحب کے سپرد کیا گیا ہے یقین ہے کہ شمالی ہندوستان کے اور کارندے بھی بشپ صاحب کی مدد کرینگے۔

فارن مشنری پرسبٹیرین بورڈ کی طرف سے نیویارک میں ۱۴ جون سے ۲۲ جون تک اُن نئے مقرر شدہ مشنریوں کے لئے کہ جو اس گرمی یا جاڑے میں دوسرے ملکوں کو جائیں گے کانفرنس منعقد کی گئی۔ ۳۰ جوان مرد اور عورتوں میں سے ۲۶ ہر شام کو حاضر ہوتے رہے علاوہ اُن کے بورڈ کے ممبر اور عہدے دار بھی حاضر ہوا کرتے تھے۔ اس کانفرنس میں اُن نئے شخصوں کو روحانی صلاح اور مشورہ دیا جاتا تھا اُن میں بعض مضمون یہہ تھے۔

(۱) ہمارے مشنر کے کھتوں کے دینی ایمان۔
(۲) جھوٹے مذہب کے پیروؤں کو کس طرح انجیل سنائی جا سکتی ہے۔
(۳) رسُولی مشنری طریقہ۔
(۴) مشنریوں کا رشتہ دیسی کلیسیاؤں کے ساتھ
(۵) مشنری کام میں روپیہ کا استعمال۔
(۶) مشن کے حساب اور خرچ۔
(۷) مشنری جانوں کا فتح کرنے والا۔
(۸) مشنری زندگی اور کام کے ساتھ روح القدس کا رشتہ۔

دعا اور بائبل سٹڈی کے لئے ہر صبح ایک گھنٹہ کا انتظام ڈاکٹر پینٹکوسٹ کے سپرد کیا گیا تھا۔

انڈیا سنڈے سکول کے جنرل سکرٹیری پادری۔ آر۔ برجز صاحب کہتے ہیں کہ اب بندوبست کیا گیا ہے کہ کلکتہ کے روزانہ اخبار سٹیٹسمین میں ہر جمعہ کے روز آنیوالے ہفتے کے سنڈے سکول کے سبق پر نوٹس شایع ہُوا کریں گے۔

آگرہ میڈیکل مشنری ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں اس سال ۲۴ طالب علم شمالی ہند کے مختلف مشنوں سے داخل ہوتے ہیں۔

امریکہ کے اخبار سے معلوم ہوا کہ لاہور فورمن کرسچن کالج کے پرنسپل ڈاکٹر جے۔ سی۔ آر۔ ایونگ ڈی۔ ڈی۔ کو واسٹر یونیورسٹی کی پریزیڈنٹی پیش کی گئی ہے۔ بلحاظ اُس فائدے کے جو ڈاکٹر صاحب کی ذات سے ہندوستان کو پہنچا ہے اور پہنچنے کی ہے ہم امریکہ کے مہربانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ مہربانی کرکے ہندوستان کو ایسے لایق شخص کی خدمت سے محروم نہ کریں۔

سیلسس جو قدیم زمانے میں مسیحیوں کو اگرچہ نفرت کی نگاہ سے مگر نہایت عمدہ طور بیان کرتا ہے کہ دوسری صدی کے آخر میں مسیحی انجیل کے پھیلانے میں بہت کوشش کرتے تھے اُن کا دستور یہہ تھا کہ وہ اپنی تبدیلی کا حال ایسے طور بیان کرتے تھے جیسا کہ ملاح جو جہاز کے ٹوٹ کے خطرے سے بچکر اپنا حال بیان کرتا ہے۔

مسٹر موڈی نے انتظام کیا ہے کہ امریکہ کے اُن سپاہیوں میں انجیل سُنائی جاوے جو کیوبا کے ساتھ جنگ میں مشغول ہیں۔

۱۸۶۱ء میں اضلاع متحدہ میں صرف ایک ہی مشنری سوسائٹی تھی لیکن اب ۳۲ سے زیادہ سوسائیٹیاں ہیں جن کے متعلق مشنری ہیں جن میں سے ۷۰ ڈاکٹر ہیں پچھلے سال آمدنی ۵۲ ، ۳۱۷ ، ۱۳ ڈالر تھی چار سوسائٹیوں پرسبٹیرین میتھوڈسٹ کانگریشنل اور کل آمدنی ۹ ، ۴ ، ۸۶ ، ۱۵۹۷ ڈالر ہوئی

❖

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن جولائی ۲۶ - جزیرہ سینٹ ٹامس سے ایک
رک میں موصول ہوا ہے جس میں یہہ خبر ہے کہ امریکہ
ل پوکس واقعہ پورٹ ریکو میں پہنچ گئی ہے -
ایک سرکاری مراسلہ میں مشتہر کیا گیا ہے کہ
زیر کمان جنرل میلس پیر کے روز مقام
ے دس میل کے فاصلہ پر مغرب کی طرف مقام
نگا پر اتری ہے - دشمن سے مٹھ بھیڑ ہوئی چار سپین
ے کام آئے امریکہ کا کوئی سپاہی بھی ضائع نہیں
جنرل میلس آگے کو بڑھ رہا ہے تاکہ ریل کی سڑک
ہ کر لیوے -

سپین کی گورنمنٹ نے باقاعدہ صلح کی
ست واشنگٹن میں فرانس کے سفیر کی معرفت
ی ہے - پریزیڈنٹ مکنلی جواب دینے سے پیشتر کیبنٹ
اح لے رہے ہیں +

راچی جولائی ۲۷ - آج صرف دو واردات

ندن جولائی ۲۸ - اخبار ٹائمس کا نیویارک
سپانڈنٹ تار دیتا ہے کہ واشنگٹن میں ایک
جماعت ہے جس میں جنگ کے بحری اور بری سرگروہ
یں جو جنگ کو جاری رکھنے کی طرفدار ہے اور
ئی ہے کہ جنرل میلس پورٹو ریکو کو دو ہفتہ میں فتح
س وقت امریکہ کی سرکار سپین کی سرکار کے
ط و کتابت کرنیکا عمدہ اور بہتر موقع حاصل

لینڈرڈ میں مشتہر ہوا ہے کہ سات سو سپین کے

والنٹیروں نے پورٹو ریکو میں امریکہ کی فوج کو مجبور کیا کہ وہ اپنے اگلے مقاموں کو پسپا ہو گئے +

کیوبہ میں جنرل شافٹر کی فوج میں بخار کے پھیلنے سے واشنگٹن میں بہت فکر ہو رہا ہے اور حکم صادر ہو گئے ہیں کہ جس وقت جزیرہ کا چھوڑنا ممکن ہو نیویارک میں فوج واپس آجاوے +

بمبئی جولائی ۲۹ - کل ۳ واردات اور ۲ موتوں کی رپورٹ ہوئی +

کراچی جولائی ۲۸ - آج ۳ واردات اور پانچ موتوں کی رپورٹ ہوئی +

لندن جولائی ۲۹ - اخبار نیویارک ہیرلڈ کا میڈرڈ کا کارسپانڈنٹ تار دیتا ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ سپین کی گورنمنٹ کے پاس ایک تار آیا جس سے یہہ معلوم ہوا ہے کہ امیر البحر ڈیوی نے منیلا پر قبضہ کر لیا ہے +

پونس کا قلعہ کل امریکہ کی فوج نے لیا ہے -

ایک واشنگٹن کی تار میں مشتہر کیا جاتا ہے کہ پریزیڈنٹ مکنلی کی کیبنٹ نے صلح کے ذیل کے شرایط پر فیصلہ کیا ہے -

پورٹو ریکو کا الحاق - کیوبہ کی آزادی کا قبول کرنا - جزایر لیڈرونس کا اور جزایر فلپائن میں ایک کوئلے کے سٹیشن کا الحاق یونائیٹڈ سٹیٹس کیوبہ اور پورٹو ریکو کے قرضہ کے ذمہ وار اپنے آپ کو نہیں سمجھتے ہیں +

کیبنیٹ نے اتفاق رائے سے جزائر فلپائن کے حاصل کرنے کی برخلافی کی ہے - ان جزیروں کی حکومت کا فیصلہ ایک سپین اور امریکہ کی ملی جلی کمیٹی کریگی جس میں اصلاح کا ہونا شرطیہ سمجھا جاویگا +

لندن جولائی ۳۰ - رائیٹر کا ایک خاص کارسپانڈنٹ اپنے خطوط مورخہ ۲۵ جولائی منیلا میں لکھتا ہے کہ باغیوں نے منیلا کے برخلاف اپنی کوششوں کو دوگنا کر دیا ہے مگر قلعہ کو سر کرنے میں ناکام رہے ہیں سخت مصیبت وہاں کے باشندوں میں پھیل رہی ہے - اس درجہ تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ لوگ گھوڑوں کا گوشت کھانے پر مجبور ہوئے ہیں +

امیر البحر ڈیوی منیلا سے تار دیتا ہے کہ باغیوں کا سرغنہ بہت دلیر ہو گیا ہے - شاید ان کے ساتھ جنگ ضروری ہو مگر اس حال میں ڈیڑھ لاکھ فوج کی ضرورت پڑیگی -

امریکہ کا جواب دربارہ شرایط صلح فرانس کے سفیر کو دیا گیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ صلح کی شرطیں وہی ہونگی جو آگے درج ہو چکی ہیں +

لندن جولائی ۳۱ - جنرل شافٹر رپورٹ کرتا ہے کہ کیوبہ میں امریکہ کی فوج میں بیماری زیادہ بڑھ گئی ہے -

لندن جولائی ۳۰ - ۲۹ تاریخ کی آدھی رات کو پرنس بسمارک پھر سخت بیمار ہو گئے اور آج رات گیارہ بجے گذر گئے +

لندن جولائی ۳۱ - شاہ ولیم پرنس بسمارک کی موت سے سخت رنج میں ہیں اور اپنے سفر کو ترک کر کے جرمنی کو لوٹے ہیں -

لندن اگست یکم - امریکہ کے اکثر حصوں میں سخت مخالفت کے خیال بھڑک اٹھے ہیں جب جزایر فلپائن کو چھوڑنے کی تجویز کی خبر ان کو پہنچی +

لودیانہ - پیدائش مسلمان ۱۴ - ہندو ۸ -
تعداد موت مسلمان ۱۳ - ہندو ۷ - از ۲۴ تا ۳۰ جولائی ۹۸ء

مضامین مفید المبتدین

سونا اور لوبان

ملک انگلستان کے دکھن کی طرف ایک قصبہ تھا جس میں ایک عورت رہتی تھی جس کی زندگی فی الحقیقت مثل ایک چراغ کے تھی- گو کہ اُس کا نام دنیا کی شریف زادیوں اور عالموں کے نام کی طرح مشہور نہ تھا تاہم ضرور اُس کتاب حیات میں زریں حرفوں سے لکھا ہوا ہوگا وہ کون تھی+

وہ ایک غریب مزدورنی تھی جو روزمرہ کھیتوں میں کام کیا کرتی اور چار آنہ مزدوری پاتی تھی اور اُسے لے اپنی اوقات بسری کرتی تھی اُس کی شادی ایک کاشتکار سے ہوئی تھی- تین برس تک تو اُن کی زندگی نہایت لطف وچین سے بسر ہوئی اور باہم ایک دوسرے کی محبت کا مزہ پاتے رہے- اِس درمیان میں دو لڑکے پیدا ہوئے اور اِن نونہالوں سے اُن کی خوشی کے باغ کی بہار دونی ہوگئی- لیکن ظاہر ہے کہ زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا- یکایک رنج وتکلیف کے بادلوں نے اُس کی خوشی وخرمی کے آفتاب کو چھپالیا- پر اب میں ناظرین کو یہہ دکھلایا چاہتی ہوں کہ اس دلیر اور خوش مزاج عورت نے اِس صدمہ کو جس کو بلائے ناگہانی کہنا چاہئے کس صبر اور شکر سے برداشت کیا+

گرمی کا موسم تھا اور فصل ربیع کھلیانوں میں جمع کی جاتی تھی- مرد وعورت کھیتوں سے اپنے پولوں کو لا لا کر بڑی بڑی گاڑیوں پر لدواتے تھے- شام کو جنیوا یہہ اُس عورت کا نام تھا اپنے لڑکوں کو سُلا کر کھانا پکا رہی تھی تا کہ جب اُس کا شوہر کام پر سے آوے تو کھانا پانی سب کچھ طیار پاوے- اتنے میں ایک مرد دوڑتا اور ہانپتا ہوا آیا اور جنیوا سے کہنے لگا کہ تمہارا شوہر گاڑی پر سے سر کے بل گر پڑا- یہہ خبر سُنتے ہی بیچاری جنیوا کا کلیجہ غم سے شق ہوگیا اور بڑی مری آواز سے بولی کہ کیا وہ ختم ہوگیا-

اُس مرد نے جواب دیا کہ نہیں جان تو ہے پر بالکل بیہوش پڑا ہوا ہے- لوگوں نے ڈاکٹر صاحب کو کو بلایا ہے تھوڑی دیر میں تمہارے ہمسائے اُس کو اُٹھا کرلے آوینگے- وہ یہہ کہہ ہی رہا تھا کہ لوگ اُسکو اُٹھائے ہوئے گھر پر لائے اور بمشکل تمام سیڑھی پر چڑھا کر کوٹھی پر پہنچے اور پلنگ پر لٹا دیا- اُن چھ درد ہفتوں کا کون ذکر کرسکتا ہے- دن ورات وہ بیہوش بے حس وحرکت پلنگ پر پڑا رہا اور بیچاری غم کی ماری اُس کی بیوی اُس کی بیمارداری کرتی رہی-

اکثر پڑوسی ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کرتے تھے کہ اب مریض کی کیا کیفیت ہے- جواب میں ڈاکٹر صاحب یہی فرماتے ہیں کہ ہاں یقین تو ہے کہ جان بچ جاویگی کیونکہ اُس کی بیوی ہمت نہیں ہاری اور اُس کی زندگی کے لئے نہایت کوشاں ہے- سچ تو یہہ ہے کہ ہزار دقت وہ موت کے پنجے سے چھوٹا- حقیقت میں جنیوا کی کوشش اور دعا سے یہہ فتحیابی حاصل ہوئے-

رفتہ رفتہ وہ سارا تین چار برس کا پس ماندہ روپیہ بھی بیماری میں خرچ ہوگیا بلکہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ ساری کھیتی باڑی- گائے بیل بھیڑ بکری سب کے سب بک گئے- آخرکار جب علاج ہو چکا اور اُس کو صحت ہوئی تو وہ بیچارہ مرد جو گھر کا کمانے والا تھا اب مثل ایک چھوٹے بچے کے کمزور اور کم ذہن ہوگیا دماغ میں چوٹ لگنے سے اُس کی عقل بالکل زایل ہوگئی- کبھی کبھی گھنٹوں تک بیٹھا بڑبڑایا کرتا- کبھی کبھی دن بھر اپنی بیچارگی پر رویا کرتا گاہے بگاہے بیجا غصہ کرتا- لیکن جنیوا کی خدمت اور محبت کسی طرح کم نہ ہوئی- کرایہ نہ ادا کرنے کی وجہ سے بمجبوری وہ گھر چھوڑنا پڑا اور اُس گاؤں میں ایک دوسرا گھر جو ایسا خراب تھا کہ اُس کو کوئی نہ لیتا تھا لینا پڑا جنیوا کو بطور خیرات ہفتہ وار ڈیڑھ روپیہ نقد اور ایک پاؤ روٹی ملا کرتی تھی+

اب پھر جنیوا مزدوری کے لئے کھیتوں میں جانے لگی اور چار آنہ مزدوری پاتی اور اتنے پر اِس چھوٹے خاندان کی بمشکل تمام اوقات بسری ہوتی تھی- لیکن کبھی کسی نے جنیوا کے منہہ سے کسی قسم کی گڑگڑاہٹ یا شکایت نہ سُنی-

ایک بڑے مشہور پادری صاحب جنیوا کی بابت یوں ذکر کرتے ہیں کہ اِس صدمہ کے کئی برس بعد میری جنیوا سے ملاقات ہوئی اتوار کا دن تھا جو جنیوا کے نزدیک بہت ہی مبارک دن ہوا کرتا تھا اور وہ معہ اپنے دو لڑکوں کے کبھی گرجے سے غیر حاضر نہ ہوئی اُس کے چہرہ سے خوشی اور شکرگذاری نمایاں تھی لوگ اُس کے خوش وخرم بشرہ کو دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ کیا یہہ وہی عورت نہیں ہے جس کا شوہر ہمیشہ بیمار رہا کرتا ہے- جس کا گھر بالکل بے مرمت اور ٹوٹا ہوا ہے- جس کے کنبے خرچ برچ کی از حد تکلیف ہے- کیا وجہہ ہے کہ وہ اتنے بڑے بوجھہ سے دب نہ گئی-

یہہ صرف ایک بھید تھا جو اب میں ناظرین اخبار کو بتلائے دیتی ہوں- یہہ بات ہمیشہ جنیوا کے مد نظر رہا کرتی تھی کہ ممکن تھا کہ اُس سے بھی زیادہ تکلیف ومصیبت مجھہ پر آن پڑتی اِس لئے وہ ہمیشہ خدا کی شکرگذاری کیا کرتی تھی-

بڑی عاجزی کے ساتھ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ پڑھتا تھا - الحمد للہ کہ خدا نے مجھے صراطِ مستقیم کی ہدایت کی - اور اب میں اپنے اس لختِ جگر کے لئے بھی نا امیدوں کی طرح غم نہیں کرتا - کیونکہ وہ اپنے حقیقی شفیع کے پاس گیا ”۔ لیکن برخلاف اس کے اب وہ اپنے اشتہار میں رقمطراز ہیں - کہ ” خاکسار نے بہ ترغیب چند عیسائی صاحبان ..... مذہب عیسوی قبول کر لیا تھا ... اور ... (میری) ہر وقت اس وحدہٗ لاشریک خدا کے آگے التجا تھی کہ تو ہی اپنے فضل و کرم سے میری رہنمائی کر - اور مجھے سیدھی راہ دکھا - الحمد للہ باری خداوند عالم و عالمیاں کا ہزار ہزار شکر ہے - کہ اس نے اپنی رحمت عمیم سے مجھے اپنے سچے و زندہ مذہب اسلام کی ہدایت عطا فرمائی ”۔ ناظرین غور فرمائیں - کہ کیا اب منشی صاحب کو محمد عربی کی رسالت کا ثبوت مل گیا - اگر مل گیا ہے تو براہ نوازش اس کو مشتہر کریں - اور قرآنی نبی کو اُن الزامات سے جو کہ قرآن و حدیث میں درج ہیں اور جن کا ذکر مختصر طور پر ڈاکٹر شایق نے دربار مصطفائی کے اسرار میں کیا ہے بری ثابت کریں - اور اس کے بعد اپنی سوانح عمری بھی جس کا وہ اشتہار میں وعدہ کرتے ہیں لکھیں - والسلام -

خاکسار

قاضی خیر اللہ مبشر انجیل نوشہرہ ضلع پشاور

اتفاقیہ جدائی

بتاریخ ٢٧ - ماہ جولائی طلوع آفتاب سے پیشتر مسمی سویل امیر الدین کنورٹ محمدی (ڈیرہ اسمعیل خاں) حال طالب علم بیرنگ ہائی سکول بٹالہ اتفاقیہ ضرب بندی کھیل سے بعد مبتلائے بیماری ٹو ایام کے بخیتہ ایمان نیک تاثیر و انجام سے آسمانی باپ کی گود میں چلا گیا - اس کی عین جوانی کی جدائی میں اُن بہترین امیدوں کا چھوڑ جانا کہ جو اس کی بابت بزرگاں کو ہیں بہت رنج ہوا - خداوند اس کے متعلقین کو تسلی بخشے - اس جوان نے حالتِ طالب علمی مدرسہ میں بڑی سادگی صبر - فروتنی اور نیک تاثیر غیر اقوام پر ڈالنے سے اوقات بسر کیا - بڑا محنتی - سرگرم - خداوند کی خدمات کا مشتاق تھا ؛

بندہ نہال چند از بٹالہ -

ہمارے ناظرین میں سے بعض کو شاید معلوم ہوگا - کہ پنڈت رام لچھمن صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ راولپنڈی نے جلالپور جٹاں مشن سکول ضلع گجرات کے سالانہ معائنہ کے وقت ٢٨ فروری ١٨٩٦ء کو خداوند مسیح کی شان کے خلاف حقارتانہ الفاظ استعمال کئے تھے - اور ایسے الفاظ بھی استعمال کئے تھے - کہ جن سے مشن سکول کے نقصان پہنچنے کا احتمال ہو سکتا ہے - اس کے سننے سے پادری پیٹرسن صاحب بہادر مہتمم سکول مذکورہ کو سخت افسوس ہوا - اور انہوں نے اس امر کی شکایت ہمارے بیدار مغز جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر کی خدمت میں کی - جنہوں نے اس امر کی تفتیش کرنے کے لئے کانفیڈنشل کمیٹی مقرر کی جس کے ممبر یہ اصحاب تھے - دیوان ہری سنگھ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گجرات - مسٹر جان ڈانیل صاحب ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول گجرات - اور مولوی عمر الدین صاحب - ایم - اے - جو ٹریننگ کالج لاہور میں کام کرتے ہیں - ہم کمیٹی کی تحقیقات کی بابت جو کہ چھ دن تک جلالپور میں ہوتی رہی - کچھ نہیں کہتے - مگر اتنا کہہ سکتے ہیں کہ ڈائرکٹر صاحب نے کمیٹی کی رپورٹ کے پہنچنے کے بعد یہ فیصلہ دیا ہے - کہ پنڈت رام لچھمن نے واقعی مذکورہ بالا غلطی کی - اور سننے میں آیا ہے - کہ اسی وجہ سے اُن کی تبدیلی اس حلقہ سے حلقہ جالندھر میں کی گئی ہے - امید ہے کہ صاحب موصوف آئندہ اپنی طبیعت پر ضبط رکھیں گے - اور وقت معائنہ پر خصوصاً اور دیگر اوقات پر عموماً ایسے الفاظ استعمال نہ کریں گے - جن سے کہ متعلقین مدارس کی دل آزاری یا دل شکنی ہو - فقط

الراقم

ایک عیسائی

اشتہار

احاطہ جنرل سٹور لاہور میں مورخہ ٩ - ماہ اگست ١٨٩٦ء بروز دوشنبہ و ایام مابعد کو اسباب مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاویگا اور نیلام ہر روز صبح کے سات بجے شروع ہوا کریگا

تفصیل اسباب

پرانا اسباب مشتمل بہ اسپاتی و آہنی ٹکڑے ریل اسپاتی ہال - اسپاتی شہتیری - گھڑے ہوئے لوہے کے پہیے - پرانے آہنی چادروں کے ٹکڑے - آہنی سلاخ - اسپاتی دھرے - اور پیتل کہنہ اور کئی ایک بوائلر - اور انجن -

تمام لاٹ یعنی اسباب خرید کردہ تاریخ فروخت سے اندر میعاد ایک ماہ کے اٹھایا جانا چاہئے ورنہ ڈیمارج یعنی ہرجانہ دینا پڑیگا - اور بشرح ایک پائی فی روپیہ کے حساب سے وصول کیا جائیگا

جارج - ہائلی - چیف سٹور کیپر
این - ڈبلیو - ریلوے

لاہور
٢٩ - اگست ١٨٩٦ء

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پرانے لوہے کی ریلیں

پادری - اے - ایچ - یونگ صاحب - ایڈیٹر و مہتمم اخبار نورافشاں کے واسطے - امریکن مشن پریس لودہانہ میں - ایم - وائلی کے اہتمام سے چھپا ؛